صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

ہفتہ 26 مارچ 2016ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

ہفتہ 26 مارچ 2016ء 16 جمادی الثانی 1437 ہجری 26 امان 1395 ہش جلد 66-101 نمبر 71

اے واحد و یگانہ

اے واحد و یگانہ اے خالق زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان من یرانی
(حضرت مسیح موعود)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

۱۷۸۔نشان۔ ایک دفعہ خلیفہ سید محمد حسن صاحب وزیر ریاست پٹیالہ نے اپنے کسی اضطراب اور مشکل کے وقت میری طرف خط لکھا کہ میرے لئے دعا کریں چونکہ انہوں نے کئی دفعہ ہمارے سلسلہ میں خدمت کی تھی اس لئے اُن کے لئے دعا کی گئی تب منجانب اللہ الہام ہوا:۔

چل رہی ہے نسیم رحمت کی جو دُعا کیجئے قبول ہے آج

اس دعا کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے وہ مشکلات اُن کے دور کر دیئے اور انہوں نے شکر گذاری کا خط لکھا اس واقعہ کا وہی خط گواہ ہے جو میرے کسی بستہ میں موجود ہوگا اور کئی اور لوگ گواہ ہیں بلکہ اُس وقت صدہا آدمیوں میں یہ میرا الہام شہرت پا گیا تھا اور نواب علی محمد خان مرحوم رئیس جھجر نے بھی اس کو اپنی یادداشت میں لکھ لیا تھا۔

۱۸۰۔نشان۔ ایک دفعہ ۱۹۰۲ء میں مجھے الہام ہوا............ یعنی دشمن لوگ ارادہ کریں گے کہ تیرے نور کو بجھادیں اور تیری آبرو ریزی کریں مگر میں تیرے ساتھ ہوں گا اور اُن کے ساتھ جو تیرے ساتھ ہیں اور انہی دنوں میں میں نے دیکھا کہ میں ایک کوچہ میں ہوں جو آگے سے بند ہے اور بہت تنگ کوچہ ہے کہ بمشکل ایک آدمی اس میں سے گذر سکتا ہے۔ میں بند کوچہ کے آخری حصہ میں جس کے آگے کوئی راہ نہ تھا۔ دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ اور جو واپس جانے کی طرف راہ تھی اس کی طرف جب نظر اُٹھا کر دیکھا تو کیا دیکھتا ہوں کہ تین قوی ہیکل سنڈھے وہاں کھڑے ہیں جو خونی ہیں اور گذرنے کی راہ بند کر رکھی ہے ایک اُن میں سے میری طرف حملہ کر کے دوڑا اُس کو میں نے ہاتھ سے ہٹا دیا پھر دوسرا حملہ آور ہوا اُس کو بھی میں نے ہاتھ سے ہٹا دیا۔ پھر تیسرا اس شدت اور جوش سے آیا کہ اُسے دیکھ کر یقین ہوتا تھا کہ اب خیر نہیں لیکن جب میرے قریب آیا تو دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہو گیا اور میں اس کے ساتھ رگڑ کر اُس کے پاس سے گذر گیا اسی اثناء میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے چند کلمات میرے دل پر القا ہوئے جن کو میں پڑھتا جاتا اور دوڑتا تھا اور وہ یہ ہیں رَبِّ کُلُّ شَیْءٍ خَادِمُکَ .... اس واقعہ کے دیکھنے کے ساتھ ہی مجھ کو تفہیم ہوئی کہ کوئی دشمن مقدمہ برپا کرے گا اور اس کے تین وکیل ہوں گے اور یہ الہام اور کشف قبل ظہور اس مقدمہ کے پرچہ اخبار الحکم ۱۹۰۲ء یعنی الحکم نمبر ۲۴ میں درج ہو کر شائع کی گئی بعد میں ...... نے جہلم میں میرے پر مقدمہ کیا اور میری طلبی ہوئی اور وہ مقدمہ فوجداری اور سخت مقدمہ تھا اور جیسا کہ کشفی حالت میں ظاہر کیا گیا تین وکیل اس کے تھے۔ آخر کار بموجب وعدہ الٰہی وہ مقدمہ اُس کا خارج ہوا دیکھو پرچہ اخبار الحکم ۱۹۰۲ء نمبر ۲۴ جلد ۶۔

(الفضل 29۔اپریل 2010ء)

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ برائے سال 2016ء کیلئے داخلہ فارم یکم اپریل تا 31 مئی 2016ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 جون 2016ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں۔ فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفیکیٹ کی فوٹوکاپی
2۔ پرائمری پاس رزلٹ کارڈ کی فوٹوکاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفیکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2016ء تک اس کی عمر 12 سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 6/ اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔
2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 7، 8/ اگست کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 5/ اگست کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تمام امیدواران انٹرویو کیلئے آنے سے قبل فائنل لسٹ میں اپنا نام اور وقت چیک کر کے مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

باقی صفحہ 8 پر

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 6 روپے

مشعلِ راہ

خلیفۂ وقت کی کامل اطاعت میں ہی برکات ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ فرمودہ 21 مئی 2004ء میں فرماتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ: ’’جو خلیفہ مقرر کیا جاتا ہے اس میں دیکھا جاتا ہے کہ اس نے کل خیالات کو یکجا جمع کرنا ہے۔ اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے۔ ممکن ہے کسی ایک بات میں دوسرا شخص اس سے بڑھ کر ہو۔ ایک مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر کے لئے صرف یہ نہیں دیکھا جاتا کہ وہ پڑھاتا اچھا ہے کہ نہیں یا اعلیٰ ڈگری پاس ہے یا نہیں۔ ممکن ہے کہ اس کے ماتحت اس سے بھی اعلیٰ ڈگری یافتہ ہوں۔ اس نے انتظام کرنا ہے، افسروں سے معاملہ کرنا ہے، ماتحتوں سے سلوک کرنا ہے یہ سب باتیں اس میں دیکھی جاویں گی۔ اسی طرح سے خدا کی طرف سے جو خلیفہ ہوگا اس کی مجموعی حیثیت کو دیکھا جاوے گا۔ خالد بن ولید جیسی تلوار کس نے چلائی؟ مگر خلیفہ ابوبکر ہوئے۔ اگر آج کوئی کہتا ہے کہ یورپ میں میری قلم کی دھاک مچی ہوئی ہے تو وہ خلیفہ نہیں ہوسکتا۔ خلیفہ وہی ہے جسے خدا نے بنایا۔ خدا نے جس کو چن لیا اُس کو چن لیا۔ خالد بن ولید نے 60 آدمیوں کے ہمراہ 60 ہزار آدمیوں پر فتح پائی۔ عمرؓ نے ایسا نہیں کیا‘‘۔ (حضرت عمرؓ نے) ’’مگر خلیفہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی ہوئے۔ حضرت عثمانؓ کے وقت میں بڑے بڑے جنگی سپہ سالار موجود تھے، ایک سے ایک بڑھ کر جنگی قابلیت رکھنے والا ان میں موجود تھا۔ سارے جہان کو اس نے فتح کیا، مگر خلیفہ عثمانؓ ہی ہوئے۔ پھر کوئی تیز مزاج ہوتا ہے، کوئی نرم مزاج، کوئی متواضع، کوئی منکسر المزاج ہوتے ہیں، ہر ایک کے ساتھ سلوک کرنا ہوتا ہے جس کو وہی سمجھتا ہے۔ جس کو معاملات ایسے پیش آتے ہیں۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: ’’میں ایسے شخص کو جس کو خدا تعالیٰ خلیفہ ثالث بنائے ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاکر کھڑا ہوجائے گا تو اگر دنیا کی حکومتیں بھی اس سے ٹکر لیں گی وہ ریزہ ریزہ ہوجائیں گی‘‘۔

چنانچہ ہم نے دیکھا کہ جس بھی حکومت نے ٹکر لی اس کے اپنے ٹکڑے ہوگئے۔ اور پھر خلافت رابعہ میں بھی یہی نظارے ہمیں نظر آئے۔

ایک اور جگہ حضرت خلیفہ ثانی نے چھٹی ساتویں خلافت تک کا بھی ذکر کیا ہوا ہے۔ تفصیل تو میں آگے بتاتا ہوں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں کہ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قبول ہوگا۔ یعنی انتخاب خلافت کمیٹی کے بارے میں۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہوگا اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہوگا، اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہوگا، وہ بڑا ہو یا چھوٹا ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں، تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔ (خطبہ جمعہ 24 جنوری 1936ء مندرجہ الفضل 31 جنوری 1936ء)

(روزنامہ الفضل 17۔ اگست 2004ء)

☆...........☆...........☆

وہ یار کہ جس کی ایک جھلک

میں تھوڑا سا درویش بھی ہوں، میں تھوڑا دنیا دار
مری آنکھ بھلے ہو دشمن پر، مرے دل میں ہر دم یار

وہ یار کہ جس کا پیر پڑے تو دشت بنے گلزار
وہ یار کہ جس کی ایک جھلک سے من میں چین قرار

وہ یار کہ جس کے حُسن کی لو سے دیپک جائیں جل
وہ یار کہ جس کو دیکھ کے دُکھ کے سورج جائیں ڈھل

وہ جس کی جگ مگ دیکھ کے خیرہ نیلم اور مرجان
وہ جس کی جھل مل دیکھ کے جگنو ششدر اور حیران

وہ جس کو دیکھ کے دل آنگن میں کھلیں دعا کے پھول
وہ جس کے حُسن کو دیکھ کے راہی رستہ جائے بھول

وہ جس کو دیکھ کے آئینے کی آنکھ ہو ایسے دنگ
کہ گم صم دیکھتی رہ جائے وہ نور نہایا رنگ

وہ جس کو دیکھ کے پنچھی بھولیں پت جھڑ کے سب دکھ
وہ یار کہ جس کے آجانے سے ہر موسم ہی سُکھ

وہ جس کی ایک جھلک سے روح میں آئے ایسا چس
کہ دل بولے اب اور نہیں، اب یار یہی ہے بس

اُس سوہنے سچے سُندر سے دلدار کے صدقے جاؤں
جو بولے دل کی دھڑکن میں اُس یار کے صدقے جاؤں

مبارک صدیقی

☆...........☆...........☆

مرتبہ: مکرم مبشر احمد اعجاز صاحب

خلفاء احمدیت کے ارشادات کی روشنی میں

نماز کی اہمیت، فرضیت اور برکات

(قسط دوم آخر)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس
ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تمام ماں باپ کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"بچوں کو پانچ وقت نمازوں کی عادت ڈالیں۔ کیونکہ جس دین میں عبادت نہیں وہ دین نہیں۔ اس کی عادت بھی بچوں کو ڈالنی چاہئے اور اس کے لئے سب سے بڑا والدین کا اپنا نمونہ ہے۔ اگر خود وہ نمازی ہوں گے تو بچے بھی نمازی بنیں گے۔ نہیں تو صرف ان کی کھوکھلی نصیحتوں کا بچوں پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں کہ:۔ "بچپن سے تربیت کی ضرورت پڑتی ہے، اچانک بچوں میں یہ عادت نہیں پڑا کرتی۔ اس کا طریقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سمجھایا ہے کہ سات سال کی عمر سے اس کو ساتھ نماز پڑھانا شروع کریں اور پیار سے ایسا کریں۔ کوئی سختی کرنے کی ضرورت نہیں، کوئی مارنے کی ضرورت نہیں، محبت اور پیار سے اس کو پڑھاؤ، اس کو عادت پڑ جاتی ہے۔ دراصل جو ماں باپ نمازیں پڑھنے والے ہوں ان کے سات سال سے چھوٹی عمر کے بچے بھی نماز پڑھنے لگ جاتے ہیں۔ ہم نے تو گھروں میں دیکھا ہے اپنے نواسوں وغیرہ کو بالکل چھوٹی عمر کے ڈیڑھ ڈیڑھ، دو دو سال کی عمر کے ساتھ آ کے تو نیت کر لیتے ہیں اور نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کو اچھا لگتا ہے دیکھنے میں، خدا کے حضور اٹھنا، بیٹھنا، جھکنا ان کو پیارا لگتا ہے اور وہ ساتھ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ مگر وہ نماز نہیں، محض ایک نقل ہے جو اچھی نقل ہے۔ لیکن جب سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو پھر اس کو باقاعدہ نماز کی تربیت دو۔ اس کو بتاؤ کہ وضو کرنا ہے، اس طرح کھڑے ہونا ہے، قیام وقعود، سجدہ وغیرہ سب اس کو سمجھاؤ اس کے بعد وہ بچہ اگر دس سال کی عمر تک، پیار و محبت سے سیکھتا رہے، پھر دس اور بارہ کے درمیان اس پر کچھ سختی بے شک کرو۔ کیونکہ وہ کھلنڈری عمر ایسی ہے کہ اس میں کچھ معمولی سزا، کچھ سخت الفاظ کہنا یہ ضروری ہوا کرتا ہے بچوں کی تربیت کے لئے۔ تو جب وہ بلوغ کو پہنچ جائے، بارہ سال کی عمر کو پہنچ جائے پھر اس پر کوئی سختی کی اجازت نہیں۔ پھر اس کا معاملہ اللہ کا معاملہ ہے اور جیسا چاہے وہ اس کے ساتھ سلوک فرمائے"۔

تو انسانی تربیت کا دائرہ یہ سات سال سے لے کر بلکہ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے پہلے سے بھی شروع ہوتا ہے، بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کے بعد بھی تربیت تو جاری رہتی ہے مگر وہ اور رنگ ہے، انسان اپنی اولاد کا ذمہ دار بارہ سال کی یعنی بلوغت کی عمر تک ہے۔"

(خطبہ جمعہ 27 جون 2003ء)

"...... بچوں کو نمازوں کی عادت ڈالنے کے بارے میں حکم ہے۔ اکثر کو یہ حکم یاد بھی ہوگا، سنتے بھی رہتے ہیں، لیکن عمل کی طرف بہت کم توجہ ہے۔ ماں اور باپ دونوں کی ذمہ داری ہے کہ بچوں کو نمازیں پڑھنے کی عادت ڈالیں۔ صرف فرض پورا کرنے کے لئے عادت نہ ڈالیں بلکہ ان کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت راسخ کر دیں تاکہ وہ یہ سمجھ کر نماز پڑھنے والے ہوں کہ یہ ہمارے فائدے کے لئے ہے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہی ہماری دنیا و آخرت کی بقا ہے اور یہ اس وقت تک نہیں ہوسکتا جب تک آپ والدین خود بھی اللہ تعالیٰ سے خالص تعلق نہ جوڑیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات سال کی عمر کے بچے کو نماز پڑھنے کی تلقین کرنے کی تاکید فرمائی ہے اور فرمایا کہ جب بچے دس سال کے ہوجائیں تو نماز نہ پڑھنے پر سختی کرو اور فرمایا اس عمر میں بچوں کو اکٹھے ایک بستر پر بھی نہ سلاؤ۔ تو نماز نہ پڑھنے پر سختی آپ لوگ اس وقت کر سکتے ہیں جب کہ خود آپ کے عمل ہی ایسے ہوں جو بچوں کے لئے نمونہ ہوں۔ نمازیں اللہ تعالیٰ کے لئے پڑھی جانے والی ہوں نہ کہ دنیاوی اغراض کے لئے۔ اور جب اس طرح نمازیں پڑھی جائیں گی تو وہ جہاں آپ کو اور آپ کے بچوں کو اللہ کا قرب دلانے والی ہوں گی اور دنیا و آخرت سنوارنے والی ہوں گی وہاں معاشرے میں بھی اس پاک تبدیلی کا اثر نظر آئے گا۔ آپ کے دلوں کے کینے اور بغض بھی نکلیں گے۔ اور اس طرح سے ہر ایک کو جماعت کے وقار کو اونچا کرنے کی بھی فکر رہے گی۔

معاشرے میں بھی نیک اثر قائم ہوگا۔ جن لوگوں نے یہاں جاپانی عورتوں سے شادیاں کی ہوئی ہیں ان کے خاندانوں میں بھی احمدیت کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملے گی جیسا کہ میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں۔ اور انشاء اللہ تعالیٰ اس کے نیک اثر بھی قائم ہوں گے......"

(خطبہ جمعہ 12 مئی 2006ء)

نماز پر غور کرنے اور سمجھ کر پڑھنے کے متعلق حضور انور نے بچوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

صرف نمازیں جلدی جلدی نہ پڑھ لیں بلکہ سوچ سمجھ کے پڑھیں۔ ابھی سے یہ عادت ڈالیں کہ نماز میں آپ نے غور کرنا ہے کیونکہ دس سال کی عمر ایک ایسی عمر ہے جس میں بڑی اچھی طرح پتہ لگ جاتا ہے ہر بچے کو کہ وہ کیا نماز میں پڑھ رہا ہے۔ آپ نے مثلاً سورۃ فاتحہ پڑھی ہے۔ یہ اکثر بچوں کو یاد ہے اور اکثر بچوں کو سورۃ فاتحہ کا ترجمہ بھی یاد ہے، تو اس میں دیکھیں کتنی دعائیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی تعریف سے وہ شروع ہوتی ہے۔ اس کا شکر ادا کریں۔ اس کی تعریف کریں۔ کتنے احسان اس نے کئے ہیں کہ آپ کو صحت دی، آپ کو ماں باپ دیئے جو آپ کی نگہداشت کرتے ہیں۔ آپ کو ایسا ماحول دیا جہاں دینی تربیت ہوسکتی ہے۔ آپ کو حضرت مسیح موعود کی جماعت میں پیدا کیا جہاں آپ صحیح طور پہ اللہ تعالیٰ کی پہچان کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر عمل کر کے اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتے ہیں۔ اپنی زندگیوں کو پاک بنا سکتے ہیں۔ صاف بنا سکتے ہیں۔ تو اسی بات پر اگر آدمی شکر ادا کرنے لگے اللہ تعالیٰ کا، تو شکر ادا نہیں ہوسکتا۔ پھر دیکھیں بہت ساری چیزیں اسی دعا میں ہیں۔ اب اللہ نے بتایا کہ میں رحمان بھی ہوں رحیم بھی ہوں۔ بہت ساری باتیں آپ کے لئے اس نے پیدا کردیں۔ رب ہونے کی وجہ سے اور بہت ساری چیزیں آپ کو دیتا ہے۔ بغیر مانگے آپ کو دیتا ہے، تو جب بغیر مانگے دے دیتا ہے تو جب آپ اچھے کام کریں اور اس سے مانگیں تو اور زیادہ آپ پر فضل کرے گا۔ برائیوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے۔ گیارہ بارہ سال کی عمر یا چودہ پندرہ سال کی عمر کے بچے ایسی عمر کے بچے ہیں جن کو برائی اور نیکی کا بڑی اچھی طرح پتہ لگ جاتا ہے۔ پھر برائیوں سے بچنے کی اس میں دعا سکھائی ہے نماز میں سورۃ فاتحہ میں آپ پڑھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے آپ دعا مانگتے ہیں کہ اللہ میاں ہمیں برائیوں سے بچا اور صحیح رستے پر چلا اور برائیوں سے بچنے کے لئے اور صحیح رستے پر چلنے کے لئے ہم تجھ سے تیرا فضل مانگتے ہیں۔ دعا کرتے ہیں، تیرے آگے جھکتے ہیں۔ پھر نیک لوگوں کے رستے پر چلا ہمیں اور وہ نیک لوگوں کا رستہ کیا ہے وہ راستہ ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دکھایا اور اسی رستے پر چل کے ہمیں کامیابیاں مل سکتی ہیں۔ تو اس لئے جب آپ نماز پڑھتے ہیں تو غور سے پڑھیں سوچ سمجھ کر پڑھیں۔ یہ آپ کی بچپن کی عمر نہیں ہے۔ بہت سارے مضمون آپ کے ایسے ہیں جو آپ اپنے دوستوں میں بیٹھے ہوں۔ Discussion ہو رہی ہوتی ہے کسی Subject پہ یا کسی کھیل پہ جس میں دلچسپی ہے، Golf پہ یا Cricket پہ یا T.V کے کسی ڈرامے سے دلچسپی ہے تو ایسے بڑے بڑے تبصرے آپ کر رہے ہوتے ہیں کہ جس طرح پوری مہارت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کا دماغ ہے۔ اور اگر دماغ اس طرف چلانا چاہیں، دین کی طرف تو ادھر بھی چل سکتا ہے۔ عبادتوں کی طرف لانا چاہیں تو ادھر بھی چل سکتا ہے۔ اس لئے تمام وہ بچے جو دس گیارہ سال کی عمر سے بڑے ہیں ان کو اب اپنے آپ کو بچہ نہیں سمجھنا چاہیے بلکہ اب وہ بڑے ہوچکے ہیں اس لیے نمازوں کی طرف مکمل غور کرکے نمازیں پڑھنے کی طرف توجہ دیں۔

(اطفال ریلی برطانیہ سے خطاب 10 اپریل 2005ء)

جماعت احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے

حضرت مسیح موعود نے جو شرائط بیان فرمائی ہیں ان میں سے تیسری شرط نماز باجماعت کی ادائیگی نیز نماز تہجد کی ادائیگی سے متعلق ہے، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ان شرائط کو پورا کرنے کے سلسلہ میں ایک احمدی پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس شرط میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں نمبر ایک تو یہی ہے کہ اللہ اور رسول کے حکم کے مطابق پانچ وقت نمازیں بلا ناغہ ادا کرے گا۔ اللہ اور رسول کا حکم ہے مردوں اور عورتوں دونوں کے لئے۔ اور ان بچوں کے لئے بھی جو دس سال کی عمر کو پہنچ چکے ہیں کہ نماز وقت پر ادا کرو۔ مردوں کے لئے یہ حکم ہے کہ نماز باجماعت کی ادائیگی کا اہتمام کرو۔ (-) میں جاؤ، ان کو آباد کرو، اس کے فضل کو تلاش کرو۔ پنجوقتہ نماز کے بارہ میں کوئی چھوٹ نہیں۔ اور سفر میں بھی کچھ رعایت ہے تو ہے یا بیماری میں بھی رعایت ہے۔ یا جیسے یہ ہے کہ جمع کرلو، قصر کرلو۔ اور اگر بیماری میں (-) نہ جانے کی چھوٹ ہے تو ان باتوں سے اندازہ ہو جانا چاہئے کہ نماز باجماعت کی کتنی اہمیت ہے ...... ہر بیعت کنندہ کو اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہم اپنے آپ کو بیچنے کا عہد کر رہے ہیں لیکن کیا اس واضح قرآنی حکم کی پابندی بھی کر رہے ہیں۔ ہر احمدی اپنے نفس کے لئے خود مذکر ہے، خود اپنا جائزہ لیں، خود دیکھیں۔ اگر ہم خود ہی اپنے آپ کو، اپنے نفس کو ٹٹولنے لگیں تو ایک عظیم انقلاب برپا ہوسکتا ہے۔" (اختتامی خطاب جلسہ سالانہ برطانیہ 27 جولائی 2003ء)

نمازوں کی حفاظت اور نماز کی ادائیگی کیلئے دیگر ضروری امور کو بیان کرتے ہوئے حضور انور نے فرمایا:

......میں نے بعض دفعہ ملاقاتوں میں جائزہ لیا ہے کہ نمازوں کی طرف باقاعدگی سے متعلق اگر پوچھو کہ توجہ ہے کہ نہیں تو اکثر یہ جواب ہوتا ہے کہ

کوشش کرتے ہیں یا پھر کوئی گول مول سا جواب دے دیتے ہیں۔ حالانکہ نمازوں کے بارے میں تو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نماز کو قائم کرو۔ باجماعت ادا کرو اور نماز کو وقت مقررہ پر ادا کرو۔ جیسا کہ فرمایا (النساء: 104)۔ یقیناً نماز مومنوں پر وقت مقررہ کی پابندی کے ساتھ فرض ہے۔ اس بارے میں حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

’’مَیں طبعاً اور فطرتاً اس کو پسند کرتا ہوں کہ نماز اپنے وقت پر ادا کی جاوے اور نماز مَوْقُوتَہ کے مسئلہ کو بہت ہی عزیز رکھتا ہوں‘‘۔

(الحکم یکم اکتوبر 1902ء ص14)

ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جو وقت مقررہ تو علیحدہ رہا، نمازوں میں اکثر سستی کر جاتے ہیں۔ کیا ایسا کر کے ہم اس حکم پر عمل کر رہے ہیں کہ...... (البقرۃ: 239) تو نمازوں کا اور خصوصاً درمیانی نماز کا پورا خیال رکھو اور اللہ کے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔

پس ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی حفاظت کی طرف توجہ دینی چاہئے اور انہیں وقت مقررہ پر ادا کرنا چاہئے۔ اگر اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کی حفاظت میں لے کر آنا ہے، اگر توحید کو قائم کرنے کا دعویٰ کرنے والا بننا ہے تو اپنی عبادتوں کے معیار بلند کرنے ہوں گے۔ اپنی نمازوں کی بھی حفاظت کرنی ہوگی۔ کاموں کے عذر کی وجہ سے دوپہر کی یا ظہر کی نماز اگر آپ چھوڑتے ہیں تو نمازوں کی حفاظت کرنے والے نہیں کہلا سکتے۔ بلکہ خدا کے مقابلے میں اپنے کاموں کو، اپنے کاروباروں کو اپنی حفاظت کرنے والا سمجھتے ہیں اور اگر فجر کی نماز تم نیند کی وجہ سے وقت پر ادا نہیں کر رہے تو یہ دعویٰ غلط ہے کہ ہمارے دلوں میں خدا کا خوف ہے اور ہم اس کے آگے جھکنے والے ہیں۔ اسی طرح کوئی بھی دوسری نماز اگر عادتاً یا کسی جائز عذر کے بغیر وقت پر ادا نہیں ہو رہی تو وہی تمہارے خلاف گواہی دینے والی ہے کہ تمہارا دعویٰ تو یہ ہے کہ ہم خدا کا خوف رکھنے والے ہیں لیکن عمل اس کے برعکس ہے۔ اور جب یہ نمازوں میں بے توجہگی اسی طرح قائم رہے گی اور نمازوں کی حفاظت کا خیال نہیں رکھا جائے گا تو پھر یہ رونا بھی نہیں رونا چاہئے کہ خدا ہماری دعائیں نہیں سنتا۔ نمازوں کی حفاظت اور نگرانی ہی اس بات کی ضامن ہوگی کہ ہمیں اور ہماری نسلوں کو گناہوں اور غلط کاموں سے پاک رکھے۔ ہماری نمازوں میں باقاعدگی یقیناً ہمارے بچوں میں بھی یہ روح پیدا کرے گی کہ ہم نے بھی نمازوں میں باقاعدہ ہونا ہے۔ اس کی اسی طرح حفاظت کرنی ہے جس طرح ہمارے والدین کرتے ہیں۔ اور جب یہ بات ان بچوں کے ذہنوں میں راسخ ہو جائے گی، بیٹھ جائے گی کہ ہم نے نمازوں میں باقاعدگی اختیار کرنی ہے تو پھر والدین کو یہ چیز اس فکر سے بھی آزاد کر دے گی کہ اس مغربی معاشرے میں جہاں ہزار قسم کے کھلے گند اور برائیاں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں، ہر وقت والدین کو یہ فکر رہتی ہے کہ ان کے بچے اس گند میں کہیں گر نہ جائیں۔ دعا کے لئے لکھتے ہیں، کہتے بھی ہیں اور خود بھی کوشش کرتے ہوں گے، دعا بھی کرتے ہوں گے۔ اگر اپنے بچوں کو ان گندگیوں اور غلاظتوں میں گرنے سے بچانا ہے تو سب سے بڑی کوشش یہی ہے کہ نمازوں میں باقاعدہ کریں۔ کیونکہ اب ان غلاظتوں اور اس گند سے بچانے کی ضمانت ان بچوں کی نمازیں اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق دے رہی ہیں۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کہ...... (العنکبوت: 46) یعنی یقیناً نماز بدیوں اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ گویا ان نمازوں کی حفاظت کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بھی ان نمازوں کے ذریعہ سے ضمانت دے دی ہے کہ خالص ہو کر میرے حضور آنے والے اب میری ذمہ داری بن گئے ہیں کہ مَیں بھی اس دنیا کی گندگیوں اور غلاظتوں سے ان کی حفاظت کروں اور ان کو نیکیوں پر قائم رکھوں، تقویٰ پر قائم رکھوں۔ ایسے لوگوں میں شامل کروں جو تقویٰ پر قائم ہوں، جو میرے پاکباز لوگ ہیں۔ ایسے لوگوں میں شامل کروں جو میرا انعام پانے والے لوگ ہیں۔ پس یہ سب سے بنیادی چیز ہے جس کی ٹریننگ اور جس کے کرنے کا عزم آپ نے ان جلسے کے دنوں میں کرنا ہے۔ جو نمازوں میں کمزور ہیں انہوں نے ان دنوں میں اس کا حق ادا کرتے ہوئے اس میں باقاعدگی اور پابندی اختیار کرنے کی کوشش کرنی ہے۔

لیکن یہ بات واضح ہو کہ ان دنوں میں جلسے کی وجہ سے یا میرے دورہ کی وجہ سے، دوسری مصروفیات کی وجہ سے چند دنوں کے لئے نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں۔ تو بچوں کے ذہنوں میں یا نوجوانوں کے ذہنوں میں یا بعض سست لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات نہ رہ جائے کہ یہ نمازیں جمع کر کے پڑھنا ہی ہماری زندگی کا مستقل حصہ ہے بلکہ جو اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ نمازیں وقت مقررہ پر ادا کرو تو اس کے مطابق ادا ہونی چاہئیں۔ سوائے اس کے کہ مسافر ہوں یا دوسری جائز ضرورت ہو، جس طرح مثلاً آج کل یہاں بعض شہروں میں سورج سوا نو بجے یا ساڑھے نو بجے یا بعض جگہ پونے دس بجے غروب ہوتا ہے تو مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائی جاتی ہیں۔ لیکن جب وقت بدل جائیں گے تو پھر وقت پہ ادا ہونی چاہئیں۔ یہ تو بہرحال دین میں آسانی ہے اس لئے سہولت میسر ہے لیکن فکر کے ساتھ نمازیں ادا کرنا بہرحال ضروری ہے۔ اور یہ ہمیشہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ یہ آسانی دنیاداری یا سستی کی وجہ سے نہ ہو‘‘

(خطبہ جمعہ 24 جون 2005ء)

ماخوذ

کینیا...... مشرقی افریقہ کا اہم ملک

مشرقی افریقہ کا یہ ملک صومالیہ اور تنزانیہ کے درمیان میں واقع ہے۔ اس کے دیگر ہمسایہ ممالک میں ایتھوپیا، سوڈان اور یوگنڈا ہیں۔ براعظم افریقہ میں کینیا زرعی اعتبار سے سب سے زیادہ اہمیت کا حامل ملک ہے۔ یہاں کے پہاڑی علاقے میں گلیشیئرز بھی ہیں۔ افریقہ کی سب سے بلند چوٹی کینیا میں ہے۔ اس کی آبادی 3 کروڑ 69 لاکھ 13 ہزار 721 ہے۔ یہاں شرح آبادی خاصی کم ہے جبکہ شرح اموات بہت زیادہ ہے۔ اس کی اہم وجہ ایڈز کا مرض ہے۔ فی ہزار بچوں میں 57.44 شیرخوارگی کی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہیں۔ 12 لاکھ افراد ایڈز کے موذی مرض میں مبتلا ہیں۔ ایک لاکھ 50 ہزار اس مرض کی وجہ سے ہلاک ہو چکے ہیں۔

کینیا مختلف قبائل میں بٹا ہوا ہے۔ سب سے بڑا قبیلہ کیکویو ہے۔ جو مجموعی آبادی کا 22 فیصد ہے۔ دوسرا بڑا قبیلہ لوہیا ہے جو کل آبادی کا 14 فیصد ہے۔ تیسرا بڑا لیو ہے۔ یہاں پروٹسٹنٹ عیسائی 45 فیصد اور کیتھولک 33 فیصد ہیں۔ مسلمان تیسرا بڑا طبقہ ہیں۔ عیسائیوں کی ایک بڑی تعداد ایسی ہے جن کے باپ دادا مسلمان تھے۔ 15 سال سے یا اس سے بڑی عمر کے 85 فیصد افراد پڑھے لکھے ہیں۔

12 دسمبر 1963ء کو کینیا نے برطانیہ سے آزادی حاصل کی۔ کیکویو نے برطانیہ سے آزادی حاصل کرنے کی جدوجہد میں سب سے اہم کردار ادا کیا تھا۔ پہلا آئین 12 دسمبر 1963ء کو نافذ ہوا۔ 1979ء، 1982ء، 1986ء، 1988ء، 1991ء، 1992ء، 1997ء اور 2001ء میں آئین میں ترامیم ہوئیں۔ اس کے بعد 2005ء میں ایک عام ریفرنڈم ہوا۔ جس میں نیا آئینی ڈرافٹ منظور کرنے کی کوشش کی گئی لیکن یہ کوشش ناکامی پر منتج ہوئی۔

ملک میں جمہوری نظام رائج ہے۔ ریاست کا سربراہ ملک کا صدر ہوتا ہے۔ جو پانچ سال کے لئے عوام کے ووٹوں سے منتخب ہوتا ہے۔

ملک کی قومی اسمبلی کی 224 نشستیں ہیں جن میں سے 210 سیٹوں پر نمائندے براہ راست عوامی ووٹوں سے منتخب ہوتے ہیں جبکہ 12 ارکان صدر کی طرف سے نامزد ہوتے ہیں۔ دو ارکان گزشتہ اسمبلی ہی کے ہوتے ہیں۔

کینیا خطے کی سب سے مستحکم اور معاشی طور پر کامیاب ریاست سمجھی جاتی ہے۔ صومالیہ، ایتھوپیا، کانگو، روانڈا، برونڈی اور سوڈان کے لوگوں کا یہی امدادی مرکز ہے۔ اس کے باوجود غربت عام ہے۔ ایک فرد کی اوسط آمدن سالانہ 1200 ڈالر ہے۔ بے روزگاری کی شرح 40 فیصد ہے۔ 50 فیصد افراد خط غربت سے نیچے زندگی گزار رہے ہیں۔ روزمرہ استعمال کی چیزوں میں مہنگائی کی شرح 14.5 فیصد ہے۔ ملک کی اہم فصلوں میں چائے، کافی، مکئی، گندم اور گنا ہیں۔ جی ڈی پی کا 2.8 فیصد فوج پر خرچ ہوتا ہے۔

ایک عشرہ قبل جب قبائلی تنازعے نے سر اٹھا لیا تھا۔ اس کے نتیجے میں وسیع پیمانے پر قتل عام ہوا تھا۔ مسٹر ڈینیل موئی نے 1991ء میں اپنے قبیلے کالینجن کے لوگوں کو ایلڈورٹ کے علاقے میں کیکویو قبیلے کے قتل عام کی کھلی چھٹی دے دی تھی۔ یہ سلسلہ دو سال تک چلا۔ اس کے نتیجے میں 1500 افراد ذبح کر دیئے گئے تھے۔ تقریباً تین لاکھ افراد کو اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا تھا۔ ان لوگوں کا بس صرف ایک ہی جرم تھا کہ انہوں نے صدارتی انتخاب میں مسٹر موئی کے مخالف امیدوار کے حق میں ووٹ کاسٹ کئے تھے۔ قتل عام کرنے والوں میں سے کسی ایک کی بھی گرفتاری عمل میں نہ آئی۔ باقاعدہ تحقیقات کا اہتمام نہ کیا گیا۔ قتل عام کے بارے میں خبریں اور رپورٹس شائع کرنے پر پابندی عائد کی گئی۔

کینیا اور اس کا ماحول

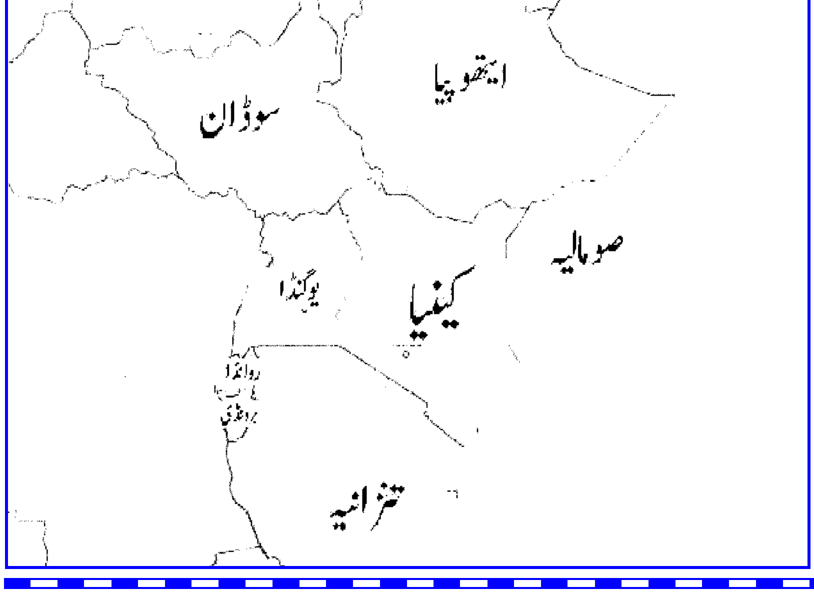

مکرم مجید احمد سیالکوٹی صاحب

مکرم مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب کا ذکر خیر

محترم مولانا عطاء الکریم شاھد صاحب کے والد محترم حضرت مولانا ابُو العطاء صاحب جالندھری تاریخ احمدیت میں ایک جانی پہچانی شخصیت تھے۔ آپ آسمان احمدیت کے ایسے روشن ستارے تھے جو نصف صدی سے زائد تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی، مصلح موعود اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے حقیقی معنوں میں دست راست بنے رہے اور خداتعالیٰ کے فضل سے اپنی خدا داد صلاحیتوں بالخصوص سحر انگیز تقاریر، مباحثات اور مضبوط دلائل سے پُرعلمی تحریرات کے ذریعہ پوری آب و تاب کے ساتھ جگمگاتے رہے۔ آپ کے سنہری کارنامے تاریخ احمدیت کی زینت ہیں۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ آپ ایک صاحب کشف بزرگ اور عالم باعمل شخصیت تھے۔ اس درویش صفت، خدارسیدہ مرد مجاہد جید عالم دین نے اپنی اولاد کی ایسی عمدہ تربیت کی کہ ان سعید بختوں نے بھی اپنی اعلیٰ تعلیم کی تکمیل کے بعد اپنے بزرگ والد خالد احمدیت کی تمناؤں پر پورا اترنے کے لئے خدا کی راہ میں اپنے آپ کو وقف کر دیا اور جامعہ احمدیہ ربوہ کی راہ اختیار کی اور پھر شاہد کا کورس مکمل کیا اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی عمدہ مثال پیش کی اور میدان عمل میں بطور مربی خدمات بجالانے کی ابتدا کی اور زندگیاں اسی کٹھن راہ میں گزار دیں۔

خاکسار نے عمداً حضرت ابوالعطاء صاحب کا ذکر کیا ہے کیونکہ اس زمانہ یعنی 60ء کی دھائی میں جامعہ احمدیہ ربوہ میں بطور واقف زندگی داخلہ لے کر تعلیم حاصل کرنے کا رجحان بہت کم، کم ملتا تھا تبھی تو اس زمانہ میں مرکز نے امراء اضلاع کو تحریک کی تھی کہ وہ اپنے اپنے ضلع سے کم ازکم ایک طالب علم کو سپانسر کر کے جامعہ میں بھجوائیں تا کہ جماعت کی بڑھتی ہوئی دینی ضرورتوں کو پورا کیا جاسکے۔ چنانچہ حضرت بابو قاسم الدین صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے خاکسار کو جامعہ میں پرنسپل حضرت سید میر داؤد احمد صاحب کی سرپرستی میں پیش کیا۔

جامعہ احمدیہ ان دنوں 4 گروپس پر مشتمل تھا اور خاکسار صداقت گروپ کے حصہ میں آیا جہاں محترم عطاء الکریم شاہد صاحب بھی تھے۔ ان سے میرا تعارف وہیں ہوا۔ غالباً آپ اس وقت گروپ کے سیکرٹری تھے۔ حضرت مولانا ملک سیف الرحمٰن صاحب گروپ کے نگران اعلیٰ تھے۔ ہفتہ وار میٹنگ ہوتی تو عطاء الکریم صاحب خوب ہنستے مسکراتے دلچسپ انداز میں ایک گھنٹے کی میٹنگ کو زعفران بنائے رکھتے تھے اور ہم جونیئر طلباء کی حوصلہ افزائی فرماتے اور حوصلہ بڑھاتے اور اس جذبہ کو اجاگر کرتے کہ جامعہ احمدیہ کے دوسرے گروپس کے ساتھ مقابلہ کرتے ہوئے علمی، ادبی اور ورزشی مقابلہ جات میں کیسے فاستبقوا الخیرات کی روح کے ساتھ آگے نکلنا ہے اور گروپ کے نام کو روشن کرنا ہے۔ خاکسار چونکہ انفرادی کھیلوں میں زیادہ شوق رکھتا تھا۔ وقت کے ساتھ ساتھ تجربہ بھی ہوا۔ انعامات بھی پائے اور اعتماد بلند ہوا۔ اس میں مولانا عطاء الکریم شاہد صاحب کی حوصلہ افزائی کا عمل دخل تھا۔ مزید برآں انہوں نے علمی مقابلوں میں بھی حوصلہ بڑھایا اور ہماری ٹیم عربی اور اردو تقاریر کے مقابلہ جات میں بھی انعام کی حقدار قرار پائی۔ جس سے وہ بہت خوش ہوئے۔

محترم عطاء الکریم صاحب کو تقریر کا ملکہ وراثت میں ملا تھا۔ بالخصوص فی البدیہہ تقریر میں تو آپ بہت عمدہ میٹھے میٹھے، دھیمے دھیمے، لہجہ میں مسکراتے اور ہنستے ہوئے تقریر کرتے اور انعام پاتے۔

آپ بڑی خوبصورت دلکش شخصیت کے مالک تھے اور ہمہ وقت خوش باش رہنا آپ کی عادت تھی اور اپنے کلاس فیلوز مکرم راجہ نصیر احمد صاحب مکرم داؤد حنیف صاحب اور مکرم شفیق قیصر صاحب، مکرم محمد عیسیٰ چوہدری صاحب، آغا سیف اللہ صاحب سے بہت بے تکلفی تھی اور مزاح پسند تھے۔ حضرت سید میر داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ان سب کو ان کے مزاج کے مطابق سمجھاتے بھی تھے اور تربیت بھی فرماتے تھے۔ کیونکہ حضرت میر صاحب ایک باپ کی حیثیت رکھتے تھے اور ہر طالب عالم کے مزاج اور ظرف کو سمجھتے تھے اور اس کے مطابق اس کو Treat کرتے۔ خاکسار چونکہ حضرت میر صاحب کی زیر تربیت تھا اور اکثر ان کے ساتھ ہی ڈیوٹی پر ہوتا تھا اس لئے مجھے علم ہوتا رہتا اور محسوس کرتا تھا کہ حضرت میر صاحب کس طرح سب کا خیال رکھتے ہیں۔ شفقت و محبت غالب رہتی۔ لیکن تربیت کرنا ان کی ترجیح ہوتی تھی۔

اس زمانہ میں ہم طلباء پر ایک نیک تأثر غالب تھا کہ حضرت مولانا ابو العطاء صاحب نے اپنے دونوں بیٹوں کو دنیوی اعلیٰ تعلیم دلوا کر اعلیٰ دینی تعلیم کے لئے جامعہ میں بھجوایا ہوا ہے اور ایک بیٹے کو افریقہ میں بطور سکول ٹیچر بھجوایا ہے تو یہ ان کی غیر معمولی قربانی تھی اور دوسرے لوگوں کے لئے عمدہ مثال تھی۔ آپ کی پیروی میں دوسرے لوگوں نے بھی BA.، MA کے بعد اپنے بیٹے بھجوانے شروع کئے۔ یہ نئی ریت بابرکت ثابت ہوئی۔ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے اپنی حیات میں دیکھ بھی لیا کہ ان کی ساری اولاد دین کی خدمت میں لگی ہوئی ہے۔ یہ ان سب کی مشترکہ خوش نصیبی تھی۔

محترم عطاء الکریم شاہد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے مغربی افریقہ کے ملک لائبیریا میں بطور امیر جماعت و مربی سلسلہ خدمات بجالانے کی بھی توفیق دی۔ خاکسار ایک دفعہ محترم مولانا عبدالشکور صاحب کے زمانہ میں سیرالیون سے منرو ویا لائبیریا مشن ہاؤس گیا تو وہاں کے لوکل احمدیوں سے عطاء الکریم شاہد صاحب کے متعلق تعریفی کلمات سن کر بہت خوشی ہوئی کیونکہ ان لوکل لوگوں کی رائے بالکل سچ اور محبت پر مبنی ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے دورہ افریقہ 1970ء کے بعد حالات یکسر بدل چکے تھے کیونکہ ان لوگوں نے براہ راست خلافت کی برکات اور محبت کو پایا تھا۔ اب وہ مرکزی نمائندوں سے بھی اسی معیار کی توقع رکھتے تھے جو یقیناً محترم عطاء الکریم شاہد صاحب نے بطور امیر ان کو دی تھی۔

محترم عطاء الکریم صاحب کو اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے دیئے۔ ان کی ڈیوٹی جب وہ طفل ہی تھے جلسہ سالانہ کے دنوں میں تحریک جدید کے گیسٹ ہاؤس کے استقبالیہ گیٹ Enterance پر تھی۔ میری ڈیوٹی تحریک جدید کے بیرونی ممالک کے مہمانوں کو لاہور سے لانا یا چھوڑنے پر لگی تھی۔ تو ان دنوں یہ بچے بڑی عمدہ انگریزی زبان میں غیر ملکی مہمانوں سے گفتگو کرتے جس سے مہمان متأثر ہو کر بڑے خوش ہوتے کہ دیکھو جماعت نے کیسا عمدہ انتظام کیا ہے کہ جو بچے ہماری خدمت پر لگے ہیں ان کی وجہ سے ہمیں Communication میں کوئی دقت نہیں ہوتی۔ اس میں ان کے والدین کی اعلیٰ تربیت اور انہیں اعلیٰ تعلیم دلوانے کا بھی ہاتھ ہے۔ وہ مہمان جب افریقہ نائیجیریا، سیرالیون واپسی پر اپنے ملکوں میں جماعتوں میں تقاریر کے دوران بتاتے تو ان باتوں کا بھی ذکر کرتے کہ ربوہ کا جلسہ اتنا بابرکت ہے کہ خلیفہ وقت کی محبت کے علاوہ ربوہ کا ہر احمدی اکرام ضیف کا خیال رکھتا ہے۔ گھر میں بھی دعوت پر بلاتے ہیں۔ سب کو مہمان نوازی کے جذبہ سے سرشار دیکھا۔ کھانوں کے ساتھ ساتھ بچوں کی عمدہ نیک تربیت کا بھی ذکر کرتے۔ اس طرح اطفال، خدام کی نیک شہرت ملکوں ملک پھیلتی ہے۔ الحمد للہ، عطاء الکریم صاحب نے بحیثیت باپ بھی اپنے بچوں کی جماعتی رنگ میں عمدہ تربیت کا فرض پورا کیا۔

محترم عطاء الکریم شاہد صاحب اور محترم شفیق قیصر صاحب مرحوم جامعہ احمدیہ میں جونیئر طلباء کے لئے بہت مفید اور مثالی وجود تھے۔ بالخصوص انٹرویوز اور تقاریر کے امتحان کے وقت وہ طلباء کو نوٹ بنا کر دیتے تھے جس سے ہم جیسوں کی راہنمائی ہو جاتی اور ہم ان کے مشکور و ممنون ہوتے تھے۔

کھیلوں کے میدان میں بھی عطاء الکریم شاہد صاحب سینئر ہونے کے سبب کھلاڑیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے اور میرو ڈبہ کے مقابلہ میں خود شامل ہوتے۔

آپ جب پاکستان کے کسی شہر میں مربی کے طور پر خدمت پر مامور تھے تو اس وقت آپ کے پاس ایک دو ہی اچکن تھیں۔ اس زمانہ میں مربیان میں یہ روایت تھی کہ وہ اچکن اور ٹوپی پہن کر ہی باہر جماعتوں کے دورے پر نکلتے تھے بلکہ بازار وغیرہ بھی جانا ہوتا تو پُروقار لباس میں جاتے۔ لوگوں سے میل ملاقات کے وقت تو ضرور اچکن زیب تن رکھتے۔ آپ نے ایک دفعہ لطیفہ کے رنگ میں بتایا کہ ایک دن ایک احمدی گھرانے میں گیا تو ان کے ایک بچہ نے اندر سے والدین کو بڑی اونچی آواز میں بتایا کہ وہ مربی صاحب آگئے ہیں جن کے پاس ایک ہی اچکن ہے۔ اس واقعہ کو گو عطاء الکریم صاحب نے لطیفہ اور مزاح کے رنگ میں بتایا لیکن اس میں قناعت کا بھی نکتہ نکال کر سبق دے دیا۔

چند سال پہلے وہ اسلام آباد میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے مزار مبارک پر دعا کے لئے آئے تو اچانک مجھے بھی مل گئے۔ میرے ہاتھ میں اس دن ایک مختصر سا مضمون تھا وہ میری اجازت سے پڑھنے لگ گئے اور پڑھتے پڑھتے رقت میں ڈوب گئے۔ کہنے لگے مجید تم نے اپنی ماں کی سیرت پر اتنے سادہ الفاظ میں ان کی سادگی اور واقعہ کو لکھا ہے کہ وہ میرے دل کو چھو گیا ہے اور دل سے ان کیلئے دعا نکلی ہے۔ کتنا اچھا ہو اگر تم اس کو چھپوا دو۔ سادا اور سچے واقعہ میں اک جان ہوتی ہے۔ ان کی یہ نصیحت میں نے پلّے باندھ لی۔

محترم عطاء الکریم صاحب شاہد اور ان کی بیگم کے گھر کوارٹر صدر انجمن احمدیہ کے ہمسایہ میں میری اہلیہ کے عزیز ظہور احمد صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ رہائش پذیر تھے۔ غریب اور کثیر العیال تھے۔ انہوں نے ایک روز ہمیں بتایا کہ مولانا عطاء الکریم صاحب اور ان کی بیگم اور ان کی بیٹیوں کی کس کس رنگ میں خدمت کرتے ہیں۔ وہ حیران بھی تھے کہ یہ خود بھی واقفِ زندگی ہیں لیکن ہماری اس طرح خدمت کرتے ہیں جیسے حاتم طائی ہوں۔ ان فرشتہ سیرت لوگوں کی ہمسائیگی کے لطف و کرم کا بار بار ذکر کر کے وہ دعائیں دیتے جاتے تھے۔ اب تو ظہور صاحب اور ان کی فیملی کینیڈا میں رہائش پذیر ہے لیکن وہ تنگی کے دنوں میں عطاء الکریم صاحب کی شفقت کو یاد کر کے دعا دیتے تھے۔

میں سمجھتا ہوں کہ عطاء الکریم صاحب کو یہ خوبی اپنے والد صاحب مرحوم کی طرف سے ملی تھی۔ کیونکہ وہ جب بیت المبارک ربوہ میں ہمارے امیر المعتکفین تھے تو وہ ہم تمام معتکفین کا بے حد خیال رکھتے تھے۔

اللہ تعالیٰ انہیں فردوس بریں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے بیٹوں کو توفیق دے کہ وہ ان نیکیوں کے کھاتوں کو زندہ رکھیں اور صدقہ جاریہ کے طور پر ان کی روح کی تسکین کے لئے ان کے نقش قدم پر چلتے رہیں۔ آمین

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 122695 میں قدسیہ یاسمین ناصر

زوجہ داؤد احمد ناصر قوم کھوکھر پیشہ خانہ داری عمر 39 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Gothenburg ضلع و ملک Sweden بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 190 گرام 59 ہزار Swedish Krona (2) حق مہر 8 ہزار Swedish Krona اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار Swedish Krona ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔قدسیہ یاسمین ناصر گواہ شد نمبر 1۔داؤد احمد ناصر ولد شیخ گلزار احمد گواہ شد نمبر 2۔محمد احمد شمس ولد محمد حنیف

مسل نمبر 122696 میں فوزیہ جنجوعہ

زوجہ غلام نبی جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ خانہ داری عمر 45 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manta Bawar ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے ۔(1) حق بذریعہ زیور 3 تولہ 12 ہزار روپے (2) زیور 17 تولہ 5 ہزار 950 یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔فوزیہ جنجوعہ گواہ شد نمبر 1۔غلام نبی جنجوعہ ولد جمال دین گواہ شد نمبر 2۔محمد سلیم جنجوعہ ولد لال دین

مسل نمبر 122697 میں عطیۃ الکرم جنجوعہ

بنت غلام نبی جنجوعہ قوم جنجوعہ پیشہ ہومیوپیتھ عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Manta Bawer ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔ عطیۃ الکرم جنجوعہ گواہ شد نمبر 1۔محمد سلیمان جنجوعہ ولد لال دین گواہ شد نمبر 2۔غلام نبی جنجوعہ ولد جمال دین

مسل نمبر 122698 میں سارہ متین

زوجہ آصف جاوید قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 60 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Baltal ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2013 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔(1) حق مہر 7 ہزار روپے (2) زیور 5 تولہ 1 ہزار 650 یورو (3) Trka Father 53 ہزار 474 روپے اس وقت مجھے مبلغ 300 یورو ماہوار بصورت Sociol H مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔سارہ متین گواہ شد نمبر 1۔ ثاقب جاوید ولد آصف جاوید گواہ شد نمبر 2 ۔عاطف ودود احمد ولد راؤف احمد

مسل نمبر 122699 میں Bisiriyu

ولد Idris قوم.... پیشہ.... عمر 38 سال بیعت 1997ء ساکن Ado-Editi ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 فروری 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 47 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔Bisiriyu گواہ شد نمبر 1۔A.Waheed S/o Oladipupo گواہ شد نمبر 2۔Noorddeen S/o Jubrael

مسل نمبر 122700 میں Musbaudeen

ولد Adeniyi قوم.... پیشہ سول ملازمت عمر 60 سال بیعت 1985ء ساکن Ikerun ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20 اگست 2014ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 40 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد۔ Musbaudeen گواہ شد نمبر 1 ۔ Abd Afeez S/o Ade Yemi گواہ شد نمبر 2 ۔ Qamareddn S/o Tella

مسل نمبر 122701 میں Aminat

زوجہ Sadiq قوم...... پیشہ تجارت عمر 56 سال بیعت 1995ء ساکن Asipa ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 دسمبر 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار Naira ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Aminat گواہ شد نمبر 1۔Abdul Hakeem S/o Ariyo گواہ شد نمبر 2۔Abdul Qahhar S/o Olowohm

مسل نمبر 122702 میں Yusrat

زوجہ Amusa قوم.... پیشہ تدریس عمر 44 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Ideshe ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 اپریل 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامتہ۔Yusrat گواہ شد نمبر 1۔Abdul Hakeem S/o Showemim گواہ شد نمبر 2۔Saheed S/o Mikail

مسل نمبر 122703 میں Latifat Adetope Giwa

زوجہ Giwa قوم.... پیشہ سول ملازمت عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Apata ضلع و ملک Nigeria بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 فروری 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 94 ہزار Naira ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ الامتہ۔Latifat Adetope Giwa گواہ شد نمبر 1۔Dhunoorain S/o Bello گواہ شد نمبر 2 Qasim S/o Oyekola

مسل نمبر 122704 میں آنسہ سلمٰی

بنت نعیم احمد فضل قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Hydd burg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی 2014 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ ۔آنسہ سلمٰی گواہ شد نمبر 1۔ نعیم احمد فضل ولد چوہدری فضل کریم گواہ شد نمبر 2۔ رانا طاہر محمود ولد نور حسن

مسل نمبر 122705 میں اعجاز احمد

ولد محمد صادق قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Augsburg ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 مارچ 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار یورو ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے ۔ العبد۔اعجاز احمد گواہ شد نمبر 1۔ طاہر محمود ولد ملک عنایت اللہ گواہ شد نمبر 2۔رفیق احمد ولد لطیف احمد

مسل نمبر 122706 میں حمنا شعیب

زوجہ شعیب احمد ادریس قوم پٹھان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Munchen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8 مارچ 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) زیور 65 گرام مالیتی 2 ہزار یورو (2) حق مہر 15 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ۔حمنا شعیب گواہ شد نمبر 1 ۔ Shuaib Ahmad Idress s/o Idrees Ahmad گواہ شد نمبر 2 ۔ Waseem Ahmed s/o Jameel Ahmed

مسل نمبر 122707 میں عارفہ ناصر

زوجہ آصف محمود ناصر قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Eslingen ضلع و ملک جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21 مئی 2015ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔(1) جیولری 3 تولہ مالیتی 1050 یورو (2) حق مہر 5 ہزار یورو اس وقت مجھے مبلغ 100 یورو ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کار پرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ۔عارفہ ناصر گواہ شد نمبر 1۔جاوید احمد ولد نصیر احمد گواہ شد نمبر 2 ۔ شاہد محمود ولد ناصر احمد ندیم

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کوئز و تقریری مقابلہ

(واقفین نو ربوہ)

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے شعبہ وقف نو ربوہ کو مورخہ 12 اور 13 فروری 2016ء کو یوم مصلح موعود کے حوالہ سے واقفین نو ربوہ کے مابین مقابلہ تقریر۔ مقابلہ کوئز سیرت مصلح موعود اور ایک سیمینار سیرت مصلح موعود کروانے کی توفیق ملی۔

مورخہ 12 فروری کو بعد نماز عصر ایوان ناصر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ میں مقابلہ تقریر سیرت مصلح موعود ہوا جس میں حلقہ جات کے 13 واقفین نو شریک ہوئے اس کے بعد مقابلہ کوئز سیرت مصلح موعود منعقد ہوا جس میں شامل ہونے والے واقفین نو سے ابتدائی راؤنڈ میں تحریری پرچہ لیا گیا۔ اس پرچہ میں کوالیفائی کرنے والے واقفین کا زبانی انفرادی مقابلہ ہوا۔ اس مقابلہ میں 13 حلقہ جات کے 28 واقفین نو شامل ہوئے۔

مورخہ 13 فروری 2016ء کو بعد نماز عصر ایوان ناصر میں سیرت المصلح موعود کے عنوان سے ایک سیمینار رہوا۔ تلاوت۔ نظم کے بعد ایک واقف نو نے ''وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا'' کے عنوان سے تقریر کی۔ مکرم حافظ محمد اکرم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کے الفاظ پڑھ کر سنائے۔ بعدہٗ مہمان خصوصی مکرم ظفر احمد ناصر صاحب نائب ناظر مال آمد نے سیرت حضرت مصلح موعود پر تقریر کی اور آخر پر مہمان خصوصی نے علمی مقابلہ جات کے انعامات تقسیم فرمائے۔ مکرم محمد ماجد اقبال صاحب سیکرٹری وقف نو لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اس سیمینار میں 42 حلقہ جات سے 182 واقفین نو دیگر مہمانان شامل کر کے کل حاضری 201 رہی۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمود احمد سلیم سدھو صاحب فیکٹری ایریا سلام ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میرے تایا زاد بھائی مکرم چوہدری محمد نواز سدھو صاحب ولد مکرم چوہدری محمد ابراہیم سدھو صاحب مورخہ 16 مارچ 2016ء کو 98 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ 1918ء میں ٹھروہ ہریاں ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ 1932ء میں 14 سال کی عمر میں احمدیت کے نور سے فیضیاب ہوئے۔ محکمہ پولیس میں ملازمت اختیار کرنے کے باوجود رشوت کی لعنت سے خدا کے فضل سے اپنے دامن کو پاک رکھا اور والٹن لاہور پولیس سنٹر میں انسپکٹر کی حیثیت سے باحسن اور خوش اسلوبی سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے آپ پیار کرنے والے، بااخلاق، مضبوط کردار والے، صاف، سیدھے اور سچے انسان تھے۔ ان کا ایک اہم وصف یہ تھا کہ وہ اپنے سے چھوٹوں کو بھی آپ کے لفظ سے پکارتے تھے۔ باجماعت نماز ادا کرنے اور نداء دینے کے عادی تھے۔ کبڈی کے کھلاڑی تھے۔ 1950ء میں شادی ہوئی۔ دلیر، ہردلعزیز اور دوستی نبھانا ان کا اہم وصف تھا۔ کچھ عرصہ حلقہ گجر سنگھ لاہور ڈیوٹی سرانجام دیتے رہے اور وہاں سے تقریباً تین چار کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کر کے دہلی دروازہ جمعہ کی باقاعدہ نماز ادا کرنے آیا کرتے تھے۔ خلافت سے گہرا پیار اور اطاعت کا تعلق تھا۔ جلسہ سالانہ میں بھی ہمیشہ شرکت کرتے تھے۔ چندہ کی ادائیگی باقاعدہ کرتے تھے۔ آپ کی نماز جنازہ 17 مارچ کو مکرم وقار احمد ڈوگر صاحب معلم سلسلہ رائے پور نے پڑھائی اور مقامی قبرستان کے ان کے خاندانی احاطہ میں تدفین کے بعد دعا بھی معلم صاحب نے کروائی۔ پسماندگان میں ایک بیٹا اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے، جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ضرورت مددگار کارکن

طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں مددگار کارکن (درجہ چہارم) میں آسامی خالی ہیں۔ ایسے حضرات جو ملازمت میں دلچسپی رکھتے ہوں اپنی درخواستیں ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ کے نام اپنے صدر صاحب/ امیر صاحب کی سفارش سے ارسال کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ)

درخواست دعا

مکرمہ قدسیہ ناصر صاحبہ گلشن پارک مغلپورہ لاہور تحریر کرتی ہیں۔

میرے نانا مکرم نصر الحق خان صاحب مغلپورہ لاہور کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہے۔ ہسپتال میں آئی سی یو میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے، ان کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

عطیہ خون خدمت خلق ہے

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 مارچ 2016ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ

مکرمہ صدیقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم آفتاب احمد صاحب کرائیڈن مورخہ 13 مارچ 2016ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم میاں محمد موسیٰ صاحب نیلا گنبد والوں کی پوتی تھیں۔ تین سال قبل پاکستان سے یو کے آئی تھیں۔ صوم و صلوٰۃ کی پابند، بہت نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ خلافت سے محبت کا گہرا تعلق رکھتی تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بھائی اور تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم شیخ انعام اللہ صاحب

مکرم شیخ انعام اللہ صاحب آف بریمپٹن کینیڈا مورخہ 13 فروری 2016ء کو وفات پا گئے۔ آپ کے پڑدادا حضرت میاں محمد بخش صاحب جوہری حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے جنہوں نے حضور کے ارشاد پر آپ کو ''مولا بس'' کی انگوٹھی پیش کی تھی۔ آپ صلہ رحمی کرنے والے، دکھ درد میں سب کا ساتھ دینے والے نیک، صالح اور مخلص انسان تھے۔ جماعت سے خاص لگاؤ اور خلافت سے محبت اور اطاعت کا تعلق تھا۔ آپ کی ایک بیٹی اور داماد کو بطور واقفین زندگی طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں خدمت کی توفیق مل رہی ہے۔ مرحوم اور ان کی اہلیہ کو ہانگ کانگ میں بھی جماعت کی خدمت کی توفیق ملی۔ آپ گزشتہ تیرہ سال سے کینیڈا میں مقیم تھے۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔

مکرم اکرام الحق جتالہ صاحب

مکرم اکرام الحق جتالہ صاحب آف لاس اینجلس امریکہ مورخہ یکم فروری 2016ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ بیت الذکر میں نماز باجماعت کی ادائیگی آپ کی خاص صفت تھی۔ قادیان سے عشق تھا۔ سالہا سال سے آپ کا یہ طریق تھا کہ ہر سال 4-3 ماہ قادیان میں گزار کر عبادات کیا کرتے تھے۔ مرحوم بہت سی خوبیوں کے مالک ایک فدائی احمدی تھے۔ 1970ء میں لاس اینجلس میں رہائش اختیار کرنے والے پہلے پاکستانی احمدی تھے۔ وہاں بیت الذکر کی تعمیر کی دیکھ بھال میں نیز جماعت کے دو قبرستانوں کی خرید کے سلسلہ میں نمایاں خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو Santa Maria جماعت میں بھی بطور صدر جماعت، سیکرٹری وصایا اور دیگر مختلف جماعتی خدمات کی توفیق ملی۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کے دو بیٹے مجلس عاملہ کے ممبر ہیں۔

عزیزہ شازمہ فردوس

عزیزہ شازمہ فردوس آف ربوہ مورخہ 4 فروری 2016ء کو چالیس روز بیمار رہنے کے بعد 6 سال کی عمر میں ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ مکرم نعیم الدین صاحب کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بیٹی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

ملیریا سے بچاؤ

آج کل عام طور پر ہسپتال میں ملیریا کے مریضوں کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ملیریا سے بچاؤ کیلئے درج ذیل امور کی طرف خصوصی توجہ ہونی چاہئے۔ اس سلسلہ میں احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ

گھروں کے باہر کیاریوں اور اردگرد کے ماحول میں سپرے کروائیں۔

دروازوں اور کھڑکیوں پر جالی لگوائیں۔ اگر جالی لگی ہوئی ہے تو انہیں بند رکھیں۔

خصوصاً رات کے اوقات میں Repellant میٹس اور جلیبی ٹائپ رنگ وغیرہ استعمال کریں۔

گھروں کی چھتوں اور صحن میں سونے کی صورت میں مچھر دانی کا استعمال کریں۔

گھروں کے باہر پانی کھڑا نہ ہونے دیں۔

ڈسٹ بن اوپر سے ڈھکے ہونے چاہئیں اور ان کو فوری طور پر خالی کر دیا جائے۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

دورہ انسپکٹر روزنامہ الفضل

مکرم احمد حبیب صاحب انسپکٹر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع لاہور کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

☆☆☆☆☆☆☆

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20،15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

30 مارچ 2016ء

12:25 am	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء (عربی ترجمہ)
1:30 am	The Bigger Picture Live
2:30 am	آؤ اردو سیکھیں
2:45 am	فیتھ میٹرز
3:45 am	سوال و جواب
5:00 am	عالمی خبریں
5:15 am	تلاوت قرآن کریم
5:25 am	درس
5:50 am	یسرنا القرآن
6:25 am	گلشن وقف نو
7:20 am	آؤ اردو سیکھیں
7:35 am	آداب زندگی
8:05 am	سٹوری ٹائم
8:30 am	فوڈ فارتھاٹ
9:00 am	نور مصطفوی
9:15 am	آسٹریلین سروس
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم
11:10 am	آؤ حسن یار کی باتیں کریں
11:30 am	الترتیل
12:05 pm	پیس سمپوزیم 19 مارچ 2016ء
1:10 pm	The Bigger Picture
2:00 pm	سوال و جواب
3:15 pm	انڈونیشین سروس
4:15 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء (سواحیلی ترجمہ)
5:20 pm	تلاوت قرآن کریم
5:35 pm	الترتیل
6:10 pm	خطبہ جمعہ 30۔اپریل 2010ء
7:20 pm	بنگلہ سروس
8:25 pm	دینی و فقہی مسائل
9:00 pm	کوئیز پروگرام
9:20 pm	فیتھ میٹرز
10:25 pm	الترتیل
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	پیس سمپوزیم

31 مارچ 2016ء

12:30 am	فرنچ سروس
1:35 am	دینی و فقہی مسائل
2:10 am	کڈز ٹائم
2:45 am	خطبہ جمعہ 30۔اپریل 2010ء
3:55 am	انتخاب سخن
5:00 am	عالمی خبریں
5:20 am	تلاوت قرآن کریم
5:30 am	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
5:55 am	الترتیل
6:00 am	پیس سمپوزیم
8:00 am	اللہ کے صفاتی نام
8:45 am	فیتھ میٹرز
9:50 am	لقاء مع العرب
11:05 am	تلاوت قرآن کریم درس
11:40 am	یسرنا القرآن
12:05 pm	Hilton ہوٹل میں استقبالیہ تقریب 23 نومبر 2015ء
1:00 pm	منتخب تحریرات حضرت مسیح موعود
1:30 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm	انڈونیشین سروس
4:00 pm	جاپانی سروس
4:25 pm	علم الابدان
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم
5:25 pm	درس
5:30 pm	یسرنا القرآن
5:55 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
7:00 pm	Shotter Shondhane Live
9:00 pm	Persian Service
9:25 pm	ترجمۃ القرآن کلاس
10:35 pm	یسرنا القرآن
11:00 pm	عالمی خبریں
11:20 pm	Hilton ہوٹل میں استقبالیہ تقریب

☆..........☆..........☆

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بیتاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو ''الفضل'' بہت حد تک دُور کرتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے

(مینیجر روزنامہ الفضل)

بقیہ از صفحہ 1: داخلہ مدرسۃ الحفظ

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 10/اگست 2016ء کو صبح 9 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی۔ مورخہ 11/اگست کو کامیاب امیدواران کے والدین سے اجتماعی میٹنگ ہوگی۔ تدریس کا آغاز مورخہ 22/اگست 2016ء سے ہوگا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ نصف پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروادیں۔

(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم 26 مارچ

طلوع فجر	4:43
طلوع آفتاب	6:03
زوال آفتاب	12:14
غروب آفتاب	6:26
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	27 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	14 سنٹی گریڈ

موسم خشک رہنے کا امکان ہے۔

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

26 مارچ 2016ء

7:00 am	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
8:20 am	راہ ہدیٰ
9:55 am	لقاء مع العرب
12:10 pm	حضور انور کا خطاب جلسہ سالانہ جرمنی 30 جون 2013ء
2:05 pm	سوال و جواب
4:05 pm	خطبہ جمعہ 25 مارچ 2016ء
6:00 pm	انتخاب سخن Live
9:00 pm	راہ ہدیٰ Live

گارڈن اسٹیٹ اینڈ موٹرز
پراپرٹی اور گاڑیوں کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
آصف سہیل بھٹی: 0321-9988883
ساہیوال روڈ نزد سیکٹر دارالعلوم (ب)

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ نمبر 18/6 کچھ حصہ تعمیر شدہ رقبہ دو کنال گیس پانی بجلی کے کنکشن موجود کشادہ 60 فٹ چوڑی سڑک نزد سرگودھا فیصل آباد روڈ دارالصدر شمالی انوار ربوہ برائے فروخت ہے۔ رابطہ: 03336716596
UK: 00441282613601

لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

FR-10

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
الرفیع بینکویٹ ہال فیکٹری ایریا سلام
بکنگ جاری ہے
رشید برادرز ٹینٹ سروس گولبازار ربوہ
رابطہ: 0300-4966814,0300-7713128
0476211584,0332-7713128

اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
انٹرنیشنل موٹرز لاہور
تمام جاپانی گاڑیوں کے پرزہ جات دستیاب ہیں

ربوہ گرائمر سکول
ضرورت برائے سٹاف
(i) لیڈی ٹیچرز
(ii) ٹرینی (Trainee) ٹیچرز۔ خواتین
(iii) کلرک (میل) (iv) مددگار کارکن (میل)
ایڈریس 27/1 دارالصدر شمالی ربوہ
047-6215676,0341-8382798